ہفت روزہ رسالہ:464
WEEKLY BOOKLET:464

اِحیاءُ العُلوم

سے 38 مدنی پھول (قسط:1)

(صفحات:17)



امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف 01
امیر اہلِ سنّت کا ایک اہم مکتوب 04
انسان، بادشاہ اور گھمیالوگ 13
دل کب مرجاتا ہے؟ 15

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

"اِحیاءُ العُلوم" سے 38 مدنی پھول (قسط:1)[1]

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ""اِحیاءُ العُلوم" سے 38 مدنی پھول (قسط:1)" پڑھ یا سُن لے اُسے سنّتوں بھری زندگی گزارنے والا بنا کر ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد، 10/253، حدیث:17298)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امام غَزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مُختَصر تعارُف

حُجَّۃُ الْاِسْلام، ابو حامد محمد بن محمد بن محمد بن احمد طُوسی غزالی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ 450 ہجری میں خُراسان کے ضِلع طوس کے علاقے طَابِران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، 1/9)

(خراسان ایران کے مشرق میں واقع ایک وسیع صوبہ تھا، موجودہ خراسان میں قدیم خراسان کا نصف بھی شامل نہیں، کچھ افغانستان اور کچھ دیگر مَمالک میں شامل ہو چکا ہے)

آپ کے والدِ محترم پیشے کے لحاظ سے دھاگے کے تاجر تھے، اسی نسبت سے آپ کا خاندان "غزالی" کہلاتا ہے۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اور آپ کے بھائی امام احمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کم عُمر

[1] ... یہ رِسالہ المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "اِحیاءُ العلوم (اردو)" جلد:1 سے تیار کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

ہی تھے کہ 465 ہجری میں والدِ محترم فوت ہوگئے۔ والدِ محترم نے انتقال سے پہلے اپنے ایک نیک سیرت دوست کو وصیّت کی تھی کہ "میرا تمام اَثاثہ (یعنی مال و دولت) میرے ان دونوں بیٹوں کی تعلیم و پَرْوَرِش پر خرچ کر دیجئے گا۔" انہوں نے ایسا ہی کیا۔ امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم اللہ پاک سے دعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے فقیہ (یعنی عالِم) بنا۔" نیز اسی طرح بیانات کی مَحافِل میں حاضر ہوتے اور وہاں بھی رو رو کر اللہ پاک سے دعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے مُبَلِّغ بنا۔" اللہ پاک نے ان کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔

(اتحاف السادۃ المتقین، 1/9۔ طبقات الشافعیۃ الکبری، 6/194)

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے کئی مَمالِک کا سفر کیا اور سالہا سال تک مُختلِف عُلُوم و فُنُون سیکھتے رہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے کئی اَساتِذہ کِرام اور کئی شاگرد تھے اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کئی کتابیں تحریر فرمائیں لیکن اللہ پاک نے آپ کی کتاب "احیاء العلوم" سے آپ کو بہت مقبولیت عطا فرمائی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ کتاب عربی زبان میں لکھی ہے۔ آج بھی دنیا بھر میں آپ کی اس کتاب کی شہرت ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام ابو الحسن شاذِلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت سیِّدُنا موسیٰ اور حضرت سیِّدُنا عیسیٰ علیہما السّلام کے سامنے حضرت سیِّدُنا امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ پر فخر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: "کیا تمہاری اُمّتوں میں غزالی جیسا عالم ہے؟" دونوں نے عرض کی: نہیں۔ امام ابو الحسن شاذِلی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے کہ "جسے اللہ پاک سے کوئی حاجت (ضرورت) ہو وہ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے دعا کرے۔" (اتحاف السادۃ المتقین، 1/12۔ مرآۃ الجنان، 3/249)

www.dawateislami.net

امامِ تَصَوُّف! سب اَمراضِ دل سے خَلاصی میں پاؤں امامِ غزالی!
کرم! وقتِ رِحلت ہے کلمے سے محروم کہیں مَر نہ جاؤں امامِ غزالی!
شَہا! قلبِ عطّار کی یہ صدا ہے میں روضے پہ آؤں امامِ غزالی
(وسائلِ فردوس، ص39)

کچھ اِحیاءُ العلوم کے بارے میں

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سفرِ بیتُ المُقَدَّس کا بہترین علمی سرمایہ یہ کتاب "اِحیاءُ العُلوم" ہے، اخلاقیات کے موضوع پر یہ ایک ایسی کتاب ہے، جس کی مثال دنیا کی اخلاقی کتابوں میں ملنا مشکل ہے۔ مشہور ہے کہ آپ نے اس کتاب کے لئے بیتُ المُقَدَّس میں جو جگہ مُنتَخَب کی تھی وہ "قُبَّۃُ الصَّخْرَۃ" کا مشرقی گوشہ تھا اور آپ اس گوشے میں مُعتَکِف تھے۔ اس مبارک کتاب کا مکمّل نام "اِحیاءُ عُلُومِ الدِّین" ہے مگر مشہور اِحیاءُ العلوم کے نام سے ہے۔

غزالی کے پانچ حروف کی نسبت سے اِحیاءُ العلوم کے بارے میں پانچ بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے پانچ فرامین

﴿1﴾ تقریباً پانچ سو سال پہلے کے عظیم بزرگ حضرت سیِّد کبیر علی بن ابو بکر سَقّاف رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "اگر غیر مسلم اِحیاءُ العلوم کو پڑھ لے تو مسلمان ہو جائے۔ اس میں ایسا چُھپا ہوا راز ہے جو دِلوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتا ہے۔" (تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء، 5/358)

﴿2﴾ تقریباً نو سو سال پہلے کے بزرگ اِمامُ الحَرَمَین کے شاگرد حضرت سیِّدُنا عبد الغافِر بن اسماعیل فارِسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "اِحیاءُ العلوم" جیسی کتاب پہلے کسی نے نہیں لکھی۔
(تاریخ ابن عساکر، 55/201)

﴿3﴾ تقریباً ساڑھے سات سو سال پہلے کے عظیم شافِعی مُحدِّث و شارح حضرت امام یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "اِحیاءُ العلوم" قرآنِ کریم سے بہت قریب ہے۔
(تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء، 5/359)

www.dawateislami.net

﴿4﴾ اِمامُ المُکاشِفِین حضرت سیِّدُنا شیخ اکبر مُحیُّ الدِّین ابنِ عَرَبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں اِحیاءُ العلوم کو کعبۂ مُعظّمہ کے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا۔(اتحاف السادۃ،1/38)

﴿5﴾ تاجُ العارِفین، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ عَیْدرُوس رحمۃُ اللہِ علیہ کو تقریباً اِحیاءُ العلوم پوری حفظ تھی، آپ فرماتے ہیں: "اِحیاءُ العلوم" کو لازم پکڑلو۔ یہ اللہ پاک کی نظرِ رحمت اور رضا کا ذریعہ ہے تو جس نے اس سے محبت کی اور اس کا مطالعہ کرکے اس پر عمل کیا اس نے اللہ پاک اور اس کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ملائکہ وانبیا علیہم السّلام کی محبت کو پالیا۔ مزید فرمایا: "ہمارے لئے قرآن وسنّت کے علاوہ کوئی راستہ ومعیار نہیں اور ان کی مکمل تشریح وتفصیل حُجّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی عظیمُ الشّان تصنیف اِحیاءُ العلوم میں فرمادی ہے۔ حضرت عبد اللہ عَیْدرُوس رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھائی حضرت سیِّدُنا شیخ علی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِحیاءُ العلوم کو 25 مرتبہ مکمل پڑھا۔ آپ ہر بار ختم کرکے فُقَرا وطلبہ کی دعوت کرتے تھے۔(تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء،5/360)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا ایک اہم مکتوب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جہاں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا عقائد واعمال کی پختگی کے مُعاملے میں مجھ پر فیضان ہے وہاں باطن کی اِصلاح میں حُجّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ سیِّدُنا امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی منہاجُ العابِدین اور اِحیاءُ العلوم وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا

www.dawateislami.net

محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ "بڑا نیک بنا پھرتا ہے ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے، نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ روح کو نئی نئی غذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتُب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زندگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔" سرکارِ اعلیٰ حضرت اور سیِّدُنا امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک کتابیں اگر مُطالعے میں نہ آتیں تو شاید میں برباد ہو جاتا! خدا کی قسم! حُجّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِحیاءُ الْعُلُوم لکھ کر اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تمام جامِعاتُ المدینہ اور مَدارِسُ المدینہ کے جُملہ اساتِذہ، ناظِمین وناظِمات، طَلَبہ و طالِبات، سبھی مُبَلِّغین ومُبَلِّغات تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی نیز مَدَنی چینل کے ناظرین کی خدمات میں میری دست بستہ مَدَنی التجا ہے کہ اِحیاءُ العلوم کا مُطالعہ نہ کیا ہو تو پہلی فُرصت میں فرمالیں۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ شافِعِیُّ الْمَذْہَب تھے لہٰذا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیان کردہ فِقہی مسائل میں حَنَفی، مالکی اور حَنْبَلی حضرات اپنے اپنے عُلمائے کرام سے رہنمائی حاصل کریں۔ بغدادِ مُعلّٰی میں اپنے مَزارِ فائضُ الاَنْوار میں آرام فرمانے والے میرے آقا وامام، حُجّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ پر اللہ پاک ہر آن کروڑوں رحمتوں کا نُزول فرمائے اور ان کے طُفیل مجھ گنہگاروں کے سردار کو بے حساب بخشے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ایک چُپ سو سُکھ



۱۰ جُمادَی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ،
03-4-2012

www.dawateislami.net

"اِحیاءُ العلوم" امیرِ اہلِ سنّت کی نظر میں

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ایک مدنی مُذاکرے میں ارشاد فرمایا: بہارِ شریعت عالِم، فتاویٰ رضویہ مفتی اور اِحیاءُ العلوم مومنِ کامل بنانے والی کتاب ہے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: اگر (نیک) انسان بننا چاہتے ہو تو احیاءُ العلوم پڑھو جس نے یہ کتاب نہیں پڑھی مجھے وہ اَدھورا اَدھورا سا لگتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِحیاءُ العلوم کے مطالَعے کے دوران اہم نِکات (POINTS) نوٹ کئے جاتے رہے تاکہ اِنہیں پڑھ کر کتاب کی برکتیں حاصل ہوتی رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیْم ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیْم! احیاءُ العلوم (جلد:1) سے اہم نکات بَصورتِ رسالہ "ہفتہ وار رسالہ مطالعہ" شعبے کی طرف سے جاری ہو رہا ہے۔ اِسے خود بھی پڑھئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے نیک جذبے سے دوسروں کو بھی شئیر کیجئے بلکہ ہو سکے تو اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم بھی کیجئے۔ اللہ پاک! ہمیں امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

طالبِ دعائے غمِ مدینہ و بقیع و بے حساب مغفرت

ابو محمد طاہر عطّاری مدنی عُفِیَ عَنہ

2 ذی الحج شریف 1447ھ

19 مئی 2026

www.dawateislami.net

﴿1﴾ باطن کی پاکیزگی

جو شخص اپنے اعضا کو گناہوں سے بچا کر عبادت میں مشغول نہیں کرتا، وہ بلند مقام حاصل نہیں کرسکتا، لہٰذا جب مقصد (یعنی جنّت) اتنا عظیم اور باعزّت ہو تو اس تک پہنچنے کا راستہ بھی محنت طلب اور طویل ہوتا ہے۔ یہ سوچنا کہ "دل کی پاکیزگی" آسانی سے حاصل ہو جائے گی، مَحْض غلط فہمی ہے۔ (احیاء العلوم، 1/9 تسہیلاً)

﴿2﴾ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی عاجزی و تقویٰ

ایک بار اتفاقاً حضرت سیِّدُنا امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ دِمَشق کے مدرسہ "اَمِینِیَّہ" میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک استاذ کہہ رہے تھے: قَالَ الْغَزَالِی یعنی وہ آپ کے کلام کے ساتھ تدریس کررہے تھے، یہ سن کر آپ پر خود پسندی (میں گرفتار ہونے) کا خوف طاری ہو گیا تو آپ نے دمشق چھوڑ دیا۔ (احیاء العلوم، 1/20)

﴿3﴾ دِرہم و دینار کی حیثیت

دِرہم و دینار دَرحقیقت دو بے فائدہ پتّھر ہیں (اسی طرح آج کے کاغذی کرنسی نوٹ ایک طرح سے عام کاغذ کے ٹکڑے ہیں) اگر اللہ پاک ان کے ذریعے انسانوں کی ضروریات پوری ہونا آسان نہ فرماتا تو ان کی حیثیت عام کاغذ سے زیادہ نہ ہوتی۔ (احیاء العلوم، 1/67 مفہوماً)

﴿4﴾ سوال کرنے کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: علم خزانہ ہے اور اس کی چابیاں سوال کرنا ہے۔ خبردار! تم سوال کیا کرو کیونکہ اس میں چار کو اجر دیا جائے گا: ﴿1﴾ سوال کرنے والے کو ﴿2﴾ عالم کو ﴿3﴾ غور سے سننے والے کو اور ﴿4﴾ ان سے محبت کرنے والے کو۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/224، حدیث: 3781 بتغیرٍ۔ احیاء العلوم، 1/56)

www.dawateislami.net

﴿5﴾ ہماری حالت

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِحیاءُ العلوم کو تحریر کرنے کے دوران اس کی ترتیب بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ میں ثابت کروں گا کہ اِس زمانے کے لوگ صحیح راستے سے پھر گئے ہیں اور چمکتی ریت کو پانی سمجھ کر دھوکے کا شکار ہیں اور عُلوم کے مُعاملے میں مَغز (یعنی اصل) کو چھوڑ کر چھلکے کو کافی سمجھ رکھا ہے۔(احیاء العلوم، 1/38)

﴿6﴾ عُلَما کی فضیلت

حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: عُلَما عام مومنین سے 700 درجے بُلند ہوں گے، ہر دو دَرجوں کے درمیان 500 سال کی مَسافت ہے۔(قوت القلوب، 1/241۔ احیاء العلوم، 1/43)

﴿7﴾ 40 اَحادیث یاد کرنے کی فضیلت

2 فرامینِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے میری امّت کے لئے احکام کی 40 حدیثیں یاد کیں اور ان تک پہنچادیں میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ اسی طرح ارشاد فرمایا: میرا جو اُمّتی 40 حدیثیں یاد کرے گا وہ اللہ پاک سے عالِم اور فقیہ ہو کر ملے گا۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص62، 63، حدیث:187، 188۔ احیاء العلوم، 1/47)

﴿8﴾ عالِم کا کم سے کم درجہ

عالِم کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے کہ "آخرت دنیا سے بہتر ہے۔" (احیاء العلوم، 1/46)

﴿9﴾ علمِ دین حاصل کرنے کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو علمِ دین حاصل کرے گا اللہ پاک اُس کی مُشکلات کو

www.dawateislami.net

آسان فرمادے گا اور اُسے وہاں سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص66، حدیث:198۔احیاء العلوم، 1/47)

﴿10﴾ دو گروہ

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اگر میری اُمّت کے دو گروہ اُمَرا اور عُلَما ٹھیک ہو جائیں تو سب لوگ ٹھیک ہو جائیں گے اور اگر یہ بِگڑ جائیں تو سب لوگ بِگڑ جائیں گے۔
(جامع بیان العلم وفضلہ، ص231، حدیث:710۔احیاء العلوم، 1/47)

﴿11﴾ دین کا سُتون

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ہر چیز کا ایک سُتُون ہوتا ہے اور اس دین کا سُتُون فِقْہ ہے۔(معجم اوسط، 4/337، حدیث:6166۔احیاء العلوم، 1/48)

﴿12﴾ علم کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو اَسْوَد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: علم سے بڑھ کر عزّت والی شے کوئی نہیں اور بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ علما بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں۔
(احیاء العلوم، 1/50)

﴿13﴾ شب بیداری سے زیادہ محبوب

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبّاس (رضی اللہُ عنہ) نے فرمایا: رات میں کچھ دیر عِلم کی تکرار کرنا مجھے ساری رات شب بیداری سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ سے بھی منقول ہے۔(احیاء العلوم، 1/52)

﴿14﴾ علم نَر ہے

حضرت سیّدنا امام زُہری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِلم نَر ہے اور آدمیوں میں سے مَرد ہی

www.dawateislami.net

اس سے محبت کرتے ہیں۔(احیاءالعلوم،1/54)

﴿15﴾ 70 صِدِّیقین کا ثواب

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے علم کا ایک باب اس لئے سیکھا کہ لوگوں کو سِکھائے گا تو اسے 70 صِدِّیقین کا ثواب دیا جائے گا۔

(الترغیب والترہیب،1/68،حدیث:119۔احیاءالعلوم،1/60)

﴿16﴾ دنیا مَلعُون ہے

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے سوائے ذکرِ الٰہی کے اور اس کے جو قُربِ الٰہی کا سبب بنے اور عِلم سیکھنے والے اور سِکھانے والے کے۔

(سنن ابن ماجہ،4/428،حدیث:4112۔احیاءالعلوم،1/61)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "جو چیز اللہ (پاک) ورسول (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے غافل کردے وہ دنیا ہے یا جو اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے۔ بال بچوں کی پَرْوَرِش، غذا، لباس، گھر وغیرہ (شریعت کی نافرمانی سے بچتے ہوئے) حاصل کرنا سنّتِ اَنبیاءِ کرام ہے یہ دنیا نہیں۔" (مراٰۃ المناجیح،7/17)

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: مُسلمان اپنے بھائی کو اس سے افضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اِسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچادے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ،ص62،حدیث:185۔احیاءالعلوم،1/62)

﴿17﴾ علم، عمل سے افضل

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک تم ایسے زمانے میں ہو جس میں علما زیادہ، قُرّاا ور خُطَبا تھوڑے ہیں۔ دینے والے زیادہ اور مانگنے والے کم ہیں۔ عنقریب لوگوں

www.dawateislami.net

پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں علما کم اور خطبا زیادہ ہوں گے۔ دینے والے کم اور بھکاری زیادہ ہوں گے۔ اس زمانے میں علم عمل سے افضل ہو گا۔

(معجم کبیر، 3/197، حدیث: 3111۔ احیاء العلوم، 1/48)

﴿18﴾ علم کی قیمت ہے

حضرت عِکْرِمہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بے شک اِس علم کی قیمت ہے۔ پوچھا گیا کہ اِس کی قیمت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اِسے اُس شخص تک پہنچاؤ جو اِسے اچھی طرح یاد رکھے اور ضائع نہ کرے۔ (احیاء العلوم، 1/64)

﴿19﴾ کس پر کیا فرض نہیں؟

گونگے پر حرام باتوں کا علم سیکھنا فرض نہیں اور اندھے پر یہ سیکھنا فرض نہیں کہ کن چیزوں کو دیکھنا حرام ہے۔ جنگل میں رہنے والے پر یہ سیکھنا فرض نہیں کہ کن کن مجلسوں میں بیٹھنا حرام ہے۔ (احیاء العلوم، 1/74)

﴿20﴾ ہلاکت کا باعث

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے کا باعِث ہیں: ﴿1﴾ ایسا بُخل جس کی اطاعت کی جائے ﴿2﴾ ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے ﴿3﴾ اور انسان کا خود پسندی میں مُبتَلا ہو جانا۔ (مسند بزار، 8/295، حدیث: 3366۔ احیاء العلوم، 1/76)

﴿21﴾ علمِ مُکاشَفہ

علمِ مُکاشَفہ صِدِّیقین اور اللہ کے مُقرّب بندوں کا علم ہے۔ یہ ایک ایسا نُور ہے جو اُس وقت دل میں پیدا ہوتا ہے جب دل کو تمام بُری صِفات سے پاک کر لیا جائے۔ پھر اس کے

www.dawateislami.net

ذریعے انسان پر بہت سی ایسی حقیقتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں جن کے بارے میں پہلے وہ صرف سنا کرتا تھا۔(احیاءالعلوم،1/87 تسہیلاً)

﴿22﴾ تقویٰ کے مَراتِب

جہاں تک حلال و حرام کی بات ہے تو حرام سے بچ کر تقویٰ اختیار کرنا دین سے ہے لیکن اس وَرَع و تقویٰ کے 4 دَرَجے ہیں:

﴿1﴾ ظاہری حرام سے بچنا: یہ وہ تقویٰ ہے جو عدالت و شہادت میں شرط ہے اسے ترک کرنے کے سبب انسان قضا و شہادت اور وِلایت کی اہلیت سے نکل جاتا ہے۔(یعنی یہ ایسا بنیادی تقویٰ ہے جو شرعی اعتبار سے ضروری ہے۔ جو شخص کُھلے حرام کاموں سے نہ بچے وہ مُعتبَر گواہ، قاضی یا دینی مَنصَب کا اہل نہیں رہتا۔)

﴿2﴾ صالحین کا تقویٰ: یہ ان شُبہے والی چیزوں سے بچنے کا نام ہے جن کے بارے میں حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:"جو تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر جو شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کرو۔(ترمذی،4/232، حدیث:2526) ایک روایت میں ہے: "گناہ دلوں میں کھٹکتا ہے۔"(معجم کبیر،9/149، حدیث:8748)

﴿3﴾ پرہیز گاروں کا تقویٰ: یہ ایسی حلال چیزوں کو چھوڑ دینے کا نام ہے جن کے بارے میں خوف ہو کہ وہ حرام تک پہنچا دیں گی۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:"آدمی اس وقت تک پرہیز گاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک اس چیز کو نہ چھوڑ دے جس میں کوئی حرج نہیں اس خوف سے کہ کہیں اس میں مُبتَلا نہ ہو جائے جس میں حرج ہے۔(ابن ماجہ،4/475، حدیث:4215) مثلاً: لوگوں کے بارے میں گفتگو سے اس ڈر

www.dawateislami.net

سے بچنا کہ کہیں کسی کی غیبت نہ ہو جائے اور خواہش کے مطابق زیادہ کھانے پینے سے بچنا کہ کہیں تکبر یا غفلت پیدا نہ ہو جائے اور وہ منع کی ہوئی چیزوں میں نہ جا پڑے۔

﴿4﴾ صدّیقین کا تقویٰ: یہ اللہ پاک کے سِوا ہر چیز سے کنارہ کَش ہو جانے (یعنی بچنے) کا نام ہے اس خوف سے کہ کہیں زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے جو اللہ پاک کے نزدیک ہونے سے روکے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ اسے حرام کی طرف نہیں لے جائے گا۔

(احیاء العلوم، 1/84)

﴿23﴾ شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

جب حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہوا تو حضرت ابنِ مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: عِلم کے دَس حِصوں میں نو چلے گئے اُن سے پوچھا گیا آپ یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ جلیلُ القدر صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) موجود ہیں انہوں نے فرمایا: میں فتویٰ اور اَحکام کے علم کی بات نہیں کرتا میری مُراد مَعرِفتِ الٰہی ہے۔ (احیاء العلوم (اردو)، 1/97)

﴿24﴾ انسان، بادشاہ اور گھٹیا لوگ

حضرت عبد اللہ بن مبارک (رحمۃُ اللہِ علیہ) سے پوچھا گیا انسان کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: عُلمائے کرام، پوچھا گیا بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: پرہیز گار لوگ، پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون؟ فرمایا: جو دین کے بدلے دنیا حاصل کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم، 1/50)

﴿25﴾ اللہ پاک کی معرفت کی حد

اللہ پاک کی پہچان کی حد یہ ہے کہ اس کی پہچان سے عاجز ہونے کا اقرار کر لیا جائے۔

(احیاء العلوم، 1/88)

www.dawateislami.net

﴿26﴾ دل کی پاکیزگی اور صفائی کا ذریعہ

آئینۂ دل کی پاکیزگی اور صفائی کا ذریعہ یہ ہے کہ بندہ (نفسانی) خواہشات سے رُک جائے اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی پیروی کرے جس قدر دِل کی صفائی ہوتی جائے گی اور اس میں حق کا حصّہ آتا جائے گا اِسی قدر اِس میں حقیقتیں چمک اُٹھیں گی اور یہ اس ریاضت (یعنی مُجاہَدوں) کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ علمِ دین سیکھنا سکھانا بھی اس (دل کی صفائی) کا ذریعہ ہیں۔

(اتحاف السادۃ المتقین، 1/289، احیاء العلوم، 1/89)

﴿27﴾ غلط بات سننے کا نقصان

حضرت احمد بن یحییٰ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ قِندیلوں کے بازار سے گزرے، ہم بھی پیچھے ہو لئے، اچانک دیکھا کہ ایک شخص کسی عالِم سے بیہودہ باتیں کر رہا ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہماری طرف مُتوَجّہ ہو کر فرمایا: "جس طرح اپنی زبانوں کو بُری باتیں کرنے سے بچاتے ہو اسی طرح کانوں کو بھی بُری باتیں سننے سے بچاؤ کیونکہ سننے والا کہنے والے کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ بے وُقوف جب اپنے برتن میں کوئی بدترین چیز دیکھتا ہے تو اسے تمہارے برتنوں میں ڈالنا چاہتا ہے، اگر اس کی بات کو لوٹا دیا جائے تو لوٹانے والا خوش بخت ہے جیسے وہ بات کہنے والا بدبخت ہے۔"

(احیاء العلوم، 1/102)

﴿28﴾ نیکوں کی بارگاہ میں حاضری کا انداز

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ شَیْبان راعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے اس طرح بیٹھتے جیسے طالبِ علم مکتب (یعنی مدرسے) میں بیٹھتا ہے اور پوچھتے کہ "اِس اِس مُعاملے کا کیا حکم ہے؟"

www.dawateislami.net

کسی نے آپ سے عرض کیا: حضور! آپ جیسا عظیم شخص اس بَدَوِی (یعنی گاؤں کے رہنے والے) سے پوچھتا ہے؟ فرمایا: بے شک اِسے اُس چیز کی توفیق ملی ہے جس سے ہم غافل ہیں۔

(احیاءالعلوم، 1/92 بتغیرٍ)

﴿29﴾ دل کب مرجاتا ہے؟

حضرت فتح مَوْصِلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اگر مَریض کو کھانے پینے اور دوا سے روک دیا جائے تو کیا وہ مَر نہیں جائے گا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! فرمایا: دِل کا بھی یہی معاملہ ہے کہ اگر تین دن تک اس سے علم و حکمت کو دور رکھا جائے تو وہ مُردہ ہو جاتا ہے۔

(احیاءالعلوم، 1/51)

﴿30﴾ لوگ سوئے ہوئے ہیں

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان ہے: ہم پَردے کُھلنے کے دن سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں، بے شک لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مَریں گے تو ان کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔ (احیاءالعلوم، 1/52)

﴿31﴾ مَسائل میں اِحتیاط کا عالَم

حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ سے 48 مسائل پوچھے گئے جن میں سے 32 کے بارے میں آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ (احیاءالعلوم، 1/112)

﴿32﴾ علم و عمل

ہر علم عمل ہے کیونکہ علم ایک فعل ہے جسے حاصل کیا جاتا ہے لیکن ہر عمل علم نہیں۔

(احیاءالعلوم، 1/98) (ہر علم ایک اعتبار سے عمل ہے کیونکہ علم خود بخود انسان کو نہیں مل جاتا بلکہ

www.dawateislami.net

اسے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنی پڑتی ہے؛ جیسے پڑھنا، سننا، سمجھنا، یاد کرنا اور غور و فکر کرنا۔ اس لیے علم حاصل کرنا بھی ایک عمل ہے لیکن ہر عمل علم نہیں ہوتا کیونکہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جو انسان بغیر صحیح سمجھے کر لیتا ہے، مثلاً: ایک طالبِ علم کتاب پڑھ کر نماز کے مسائل سیکھتا ہے، یہ "علم" بھی ہے اور اسے حاصل کرنا "عمل" بھی ہے لیکن اگر کوئی شخص صرف لوگوں کو دیکھ کر نماز کی حرکات دُہرالے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ فرض کیا ہے اور واجب کیا، تو یہ عمل تو ہے مگر مکمل علم نہیں۔)

﴿33﴾ امامِ اعظم کی خاموشی اور فکرِ آخرت

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اکثر خاموش رہتے اور ہمیشہ فکرِ آخرت میں مصروف رہتے اور لوگوں سے بات چیت کم کرتے تھے، یہ آپ کے علمِ باطن اور دین کے اہم اُمور میں مشغول رہنے پر واضح دلائل ہیں، کیونکہ جسے خاموشی اور زُہد عطا کیا گیا بے شک اسے سارا علم عطا کر دیا گیا۔ (احیاء العلوم، 1/118)

﴿34﴾ تَوَکُّلِ صدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی بیماری میں آپ سے عرض کی گئی: کیا ہم آپ کے لئے طبیب کو لے آئیں؟ تو آپ نے فرمایا: "طبیب ہی نے تو مجھے بیمار کیا ہے۔" نیز یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ بیمار ہوئے اور پوچھا گیا کہ طبیب نے آپ کے مرض کے بارے میں کیا کہا ہے؟ تو فرمایا: "طبیب نے کہا ہے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔" (احیاء العلوم، 1/131) (آپ رضی اللہُ عنہ نے طبیب سے اللہ پاک کی ذات مُراد لی اور اپنی اس بات میں گویا اس طرف اشارہ کیا کہ اللہ پاک کے حکم اور فیصلے پر رضامندی کا اظہار کیا جائے)

www.dawateislami.net

﴿35﴾ 40 سال تک دعا

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: 40 سال سے میں نے جو بھی نماز پڑھی اس میں حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے دُعا ضرور کی ہے۔(احیاءالعلوم، 1/109)

﴿36﴾ زُہد کسے کہتے ہیں؟

مال نہ ہونے کو زُہد نہیں کہتے بلکہ زُہد یہ ہے کہ دِل میں مال کی رغبت نہ ہو۔

(احیاءالعلوم، 1/114)

﴿37﴾ عاجزی و تقویٰ

سلسلۂ قادریہ، رضویہ، عطّاریہ کے عظیم بزرگ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ دس سے کچھ زائد لوگوں کے سامنے بیان فرماتے اگر اس سے زیادہ ہو جاتے تو بیان نہ فرماتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں کبھی بیس شخص پورے نہ ہوئے۔(احیاءالعلوم، 1/139)

﴿38﴾ دوسروں کی اِصلاح سے پہلے اپنی اصلاح

اپنی اصلاح سے قبل دوسروں کی اصلاح میں مشغول مت ہونا۔ سب سے اہم دل کی صفات کا علم ہے جسے سب نے چھوڑ دیا ہے بُری صفات ہر انسان میں ہوتی ہیں اپنی اصلاح کو چھوڑ کر دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اپنے کپڑوں میں سانپ، بچھو ہو اور اُس پر توجہ نہیں بلکہ پنکھا ڈھونڈ کر دُوسروں سے مکھی دُور کرنا چاہتا ہے۔

(احیاءالعلوم، 1/149 ملتقطاً وملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net